کتاب نما

ادارہ

نام کتاب : قرآنی مقالات
مرتب : اشتیاق احمد ظلی
ناشر : ادارہ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، شبلی باغ، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۲
سن اشاعت: ۲۰۱۲ء (طبع ثانی)
صفحات : ۳۳۶
قیمت : ۲۵۰ روپے

قرآن مجید سے سے متعلق اہم موضوعات پر علمی و تحقیقی کتابوں کی اشاعت ادارہ علوم القرآن کے بنیادی مقاصد میں شامل رہی ہے۔ ادارہ نے اپنے اشاعتی پروگرام میں ''الاصلاح'' کے قرآنی مقالات کے ایک منتخب مجموعہ کی اشاعت کو اولیت دی تھی۔ ماہنامہ ''الاصلاح'' دائرۂ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح (سرائے میر، اعظم گڑھ) کے ترجمان کی حیثیت سے ۱۹۳۶ء تا ۱۹۳۹ء مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی صدارت میں شائع ہوتا رہا۔ اس میں قرآنیات و دوسرے موضوعات پر نہایت بلند پایہ اور معیاری مضامین شائع ہوتے تھے۔ قرآن و قرآنی علوم سے متعلق اس کے مقالات کی اہمیت اور ان سے استفادہ کی سہولت کی خاطر ادارہ علوم القرآن نے ان مقالات کا منتخب مجموعہ ''قرآنی مقالات'' کے نام سے ۱۹۹۱ء میں شایع کیا تھا۔ زیر تعارف مجموعہ اس کا نیا ایڈیشن ہے جو پہلے سے بہتر صورت میں ایک جامع اشاریہ (مرتبہ ابوسعد اصلاحی، سابق اسکالر ادارہ علوم القرآن) کے اضافہ کے ساتھ منظر عام پر آیا ہے۔

یہ مجموعہ اصول تفسیر، تفسیر و تاویل، تحقیقات قرآنی، اقسام القرآن اور تعلیمات قرآنی جیسے ابواب کے تحت ۲۶ مقالات پر مشتمل ہے۔ یہ تمام مقالات ممتاز علماء قرآن کے تحریر کردہ ہیں۔ مرتب گرامی پروفیسر اشتیاق احمد ظلی صاحب نے مقدمہ میں اس کے مشتملات کا جامع تعارف کرایا ہے۔ مقالات کا سلسلہ اصولِ تفسیر سے شروع ہوتا ہے۔ اس باب میں ''ترتیب و نظامِ قرآن'' ''خیالات اثناء ترجمۂ قرآن'' اور ''نظم قرآن'' کے موضوع پر تین مقالات دستیاب ہیں۔ پہلے دو مقالات علامہ حمید الدین فراہیؒ کے قلم سے ہیں اور تیسرا مقالہ مولانا امین احسن اصلاحیؒ صاحب کا ہے۔ ''ترتیب و نظامِ قرآن'' میں علامہ فراہی نے اسلوب قرآن پر بحث کی ہے۔ اسے سمجھنے کے لیے سرزمینِ عرب کے حالات و کوائف اور ان کے کلام کو سمجھنے پر زور دیا ہے۔ فہم قرآن میں نظم کلام کو بڑی اہمیت حاصل ہے اسے نظرانداز کرکے کلام کے صحیح رُخ اور صحیح مفہوم کا ادراک ممکن نہیں۔ ''خیالات اثناء ترجمۂ قرآن'' میں علاّمہ حمید الدین فراہیؒ نے ترجمہ کی مشکلات، نزاکتیں، تقاضے اور شرائط بیان کی ہیں۔ جنھیں انھوں نے قرآن مجید کی آخری چالیس سورتوں کا ترجمہ کرتے وقت ملحوظ رکھا ہے۔ علاّمہ فراہیؒ کی یہ دونوں تحریریں اردو میں ہیں اور ان کا تعلق قرآن مجید کے نظم سے ہے، جو فراہی مکتبِ فکر کے مطابق اصول تفسیر کا ایک اہم پہلو ہے۔ اگلے مقالہ ''نظمِ قرآن'' میں مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے اس کی بھرپور وضاحت کی ہے۔

تفسیر و تاویل کے تحت نظم قرآن کی روشنی میں کچھ ایسی آیات کا مفہوم متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جن میں عام طور پر مفسرین کو دشواریاں پیش آئی ہیں۔ پہلا مقالہ مشہور آیت "حافظوا علی الصلوٰت" (بقرہ/۲۳۸) کا تعلق ماقبل و مابعد سے واضح کرنے کے سلسلے میں مولانا اختر حسن اصلاحیؒ کا ہے۔ اس کے بعد دو مقالے مولانا بدرالدین اصلاحیؒ کے ہیں۔ پہلا ''مصدِّقاً لما بین یدیه کی صحیح تاویل'' کے عنوان سے ہے۔ مقالہ نگار نے اس تعلق سے اس عام خیال کی تردید کی ہے کہ قرآن سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے، پھر قرآنی نظائر اور تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ ثابت

کیا ہے کہ قرآن بجائے خود اگلی کتابوں کی پیشین گوئیوں کے مصداق ہے نہ کہ اگلی محرف کتابوں کی تصدیق کرنے والا۔ یہ آیت دراصل اثبات نبوت پر ایک اہم دلیل ہے۔ مولانا مرحوم نے دوسرے مقالہ میں آیات متشابہات کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلہ میں پائے جانے والے تمام اقوال کا تجزیہ کرکے اصل حقیقت واضح کی ہے کہ محکمات سے مراد وہ آیتیں ہیں جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہیں۔ جن کی تمام آسمانی صحیفے تعلیم دیتے چلے آئے ہیں۔ اس میں کسی پہلو سے ابہام کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا اور متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جن کا بقدر ضرورت مفہوم تو واضح ہو، لیکن اصل حقیقت انسانی عقل کی گرفت سے باہر ہو، جیسے امور غیب اور قیامت کے احوال وغیرہ۔ مولانا نے اس میں ان خیالات کی تردید کی ہے کہ قرآن مجید میں ایسی آیات بھی ہیں کہ جن کے ظاہری معانی کا علم بھی نہیں ہے۔ نیز یہ خیال بھی صحیح نہیں ہے کہ راسخین فی العلم آیاتِ متشابہات کا علم رکھتے ہیں۔ اس کے بعد سورہ حج کی آیت ''وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ'' (الحج/۵۲) کی تفسیر جو کہ ایک غلط روایت کی وجہ سے دشوار ہوگئی تھی علامہ فراہیؒ کے قرآنی مسودے میں ملی چند سطروں کی روشنی میں اس کی مفصل وضاحت مولانا اختر احسن اصلاحیؒ نے کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''تمنی'' تلاوت کے معنی میں نہیں بلکہ وہ اپنے اصل لغوی معنی خواہش و ارادہ کے مفہوم میں ہے۔ شیاطین سے مراد قوم کے سردار ہیں اور نسخ سے ازالہ مراد ہے تو اس طرح آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے قبل جتنے انبیاء بھیجے جب انھوں نے دعوتِ حق کی صدا بلند کی تو شیاطین یعنی قوم کے سرداروں نے اس حق کے اندر باطل ملانا شروع کر دیا تاکہ عام لوگوں کو اسی باطل کے ذریعہ اس سے برگشتہ کرسکیں۔ یہی طریقہ علمائے یہود و نصاریٰ اور زعمائے مشرکین کا رہا ہے چنانچہ جب قرآن نازل ہوا تو اس نے یہ بدعتیں منسوخ کرکے اصل تعلیمات واضح کردیں۔ **واجعلنا للمتقين اماماً** (الفرقان/۷۴) کے متعلق یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کے لیے سیادت و قیادت کی تمنا کرنا کیوں کر مناسب ہوسکتا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے

اپنے مقالہ میں اسی اشکال کا تسلی بخش جواب دیا ہے کہ اس قوم کی قیادت اور سرزمین کی خلافت نہیں بلکہ اس سے مراد وہ سیادت و قیادت ہے جو بالفعل ہر خاندان کے سربراہ کو حاصل ہوتی ہے اور جس کی طرف مشہور حدیث **کلکم راع و کلکم مسئولٌ عن رعیتہ** میں اشارہ ہے۔ یعنی اے ہمارے رب ہم کو ہمارے اہل وعیال کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب کر، ان کے اعمال واخلاق تیری پسند اور ہمارے تمناؤں کے مطابق ہوں۔ ہم اس دنیا میں صالحین ومتقین کے سربراہ ہوں اور آخرت میں بھی ان کے سربراہ کی حیثیت سے اٹھیں۔ سلسلۂ تفسیر وتاویل کے آخری دو مقالات مولانا عبدالاحد اصلاحیؒ کے ہیں۔ پہلا مقالہ "**وانہ علم للساعۃ**" کی تاویل پر مشتمل ہے۔ عام طور پر مفسرین نے "انہ" میں "ہ" عیسیٰؑ اور علم سے شرط قیامت مراد لے کر کہا ہے کہ یہ آیت ظہور قیامت کے آثار پر دلیل ہے جب کہ فاضل مقالہ نگار کا خیال ہے کہ "ہ" سے حضرت عیسیٰؑ کی سابقہ زندگی مراد ہے نہ کہ اگلی زندگی۔ منکرین مردوں کا جی اٹھنا اس عالمِ اسباب کے قانون کے خلاف سمجھتے تھے اس لیے یہ آیت اسی شبہ کے جواب میں نازل ہوئی ہے کہ ان کی خارق عادت پیدائش، ان کے معجزات اوراعمال نبوت وغیرہ وقوع قیامت کی دلیل ہیں۔ دوسرا مقالہ سورہ فتح کی ابتدائی آیات کے نظم اور بعض الفاظ کے مفہوم کی تعیین کے سلسلہ میں پیدا ہونے والے اشکالات کے جواب میں سپردقلم کیا گیا ہے۔

تیسرے باب (تحقیقات قرآنی) کا پہلا مقالہ مولانا امین احسن اصلاحیؒ کا ہے، یہ خیالات اثناء ترجمۂ قرآن میں مولانا فراہیؒ کے بیان کردہ چند نکات کی تشریح ہے۔ جیسے سورتوں کے نام مضامین سورہ کی رعایت سے نہیں رکھے گئے ہیں بلکہ عربوں کے طریقہ کے مطابق محض پہچاننے کے لیے کسی نئے یا نادر لفظ کو نام قرار دے دیا گیا ہے۔ دوسرا مقالہ مولانا بدرالدین اصلاحیؒ کا ہے انھوں نے حروف مقطعات کے بارے میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ سورتوں کے نام ہیں اور مضامینِ سورہ سے گہری مناسبت رکھتے ہیں اور یہ حروف اپنے معنیٰ کی حقیقی شکلوں کی مناسبت سے ڈھالے گئے ہیں۔ تیسرا مقالہ "لفظ آلاء کی تحقیق" بھی مولانا بدرالدین اصلاحیؒ کا ہے۔ اس میں عام ترجموں کے برعکس لفظ "آلاء"

کا ترجمہ ''شؤون عجیبہ'' جسے فارسی زبان میں ''کرشمات'' کہتے ہیں کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ سورہ کے سیاق وسباق سے قریب تر ہے اور اس کا مفہوم نعمت سے کہیں وسیع تر ہے۔ اس کے بعد چار مقالات مولانا ابواللیث اصلاحیؒ کے ہیں، جن میں ابتدائی دو مقالات میں قرآن میں انبیاء کرام کے ناموں کی ترتیب اور قصۂ آدم وشیاطین کی تکرار کے متعلق معاندینِ اسلام کے اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا ہے۔ تیسرا مقالہ سورہ ہود کے متعلق نبی کریم ﷺ کے قول ''شیّبتنی ھود و اخواتھا'' کی تشریح وتاویل ہے۔ اس سلسلہ میں قدیم مفسرین کے اقوال کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے اور علامہ فراہیؒ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی گئی ہے کہ ''اس سے مراد سورہ کی وہ آیات ہیں جن میں مسلمانوں کے اندر اگلے دنوں میں پیدا ہونے والے خرابیوں کی طرف اشارہ ہے۔ مولانا ابواللیث اصلاحیؒ کا چوتھا مقالہ قرآن مجید اور سجع کے عنوان سے ہے۔ سجع اور دوسرے لفظی محاسن کلام کے زیور ہوتے ہیں، ان سے کلام کی خوبی ورعنائی بڑھ جاتی ہے اور زور وتاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے تکلفاً مترادف الفاظ اور جملے لانا یا غیر مفید الفاظ زوائد استعمال کرنا ناپسندیدہ ہیں۔ اگر اس کے لانے سے تاکید یا مبالغہ وغیرہ کا فائدہ ہوتا ہے تو کلام کا حسن قبح میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید میں شروع سے آخر تک بغیر لفظ زائد لائے سجع کا التزام کیا گیا ہے جس سے ہر فقرہ جدید معنی کا حامل ہوگیا ہے۔ یہی قرآن مجید کا اعجاز ہے جس کے آگے عرب کے تمام سخنوروں نے سر جھکا دیا۔ اس سلسلہ کا آخری مقالہ ''نجات کا قرآنی تصور'' کے عنوان سے مولانا اختر احسن اصلاحیؒ کا ہے۔ اس میں انھوں نے الاصلاح میں شایع شدہ چودھری غلام احمد پرویز کے ایک مضمون ''نجات'' کا قرآنی آیات کی روشنی میں جواب دیا ہے۔ چوتھے باب میں اقسام القرآن کے عنوان سے پہلا مقالہ مولانا حافظ عبدالاحد اصلاحیؒ کا ہے، جس میں قرآنی قسموں کی حقیقت، ان کی تاریخ اور اقسام نیز ان کی تعبیر وتشریح میں مفسرین کو جو الجھنیں پیش آتی ہیں ان کا ازالہ کیا گیا ہے۔ دراصل یہ مضمون امام فراہیؒ کی تصنیف ''امعان فی اقسام القرآن'' کی تلخیص ہے۔ اس کے بعد کے تین مقالات مولانا داؤد اکبر اصلاحیؒ کے ہیں۔ تینوں ایسی آیات کی تشریح پر مشتمل ہیں جن کے مقسم بہ یا مقسم علیہ